عورت پر شوہر اور والد میں سے زیادہ حق کس کا ہے؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Gul-2565　　　　تاریخ: 15-08-2022

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ زینب کا نکاح حسن سے ہوا، زینب اور حسن دونوں اچھی زندگی گزار رہے ہیں، زینب کا میکہ اسی شہر میں قریب ہی ہے۔ زینب جب میکے جاتی ہے، تو اس کے والد کئی مرتبہ زینب کو اپنے میکے میں کئی کئی دن تک روکے رکھتے ہیں، جس پر حسن راضی نہیں ہے۔ کئی مرتبہ بحث و تکرار بھی ہو جاتی ہے۔ زینب کے والد یہ کہتے ہیں کہ چونکہ میں تمہارا والد ہوں، لہذا میں جو کہوں گا اسی پر عمل کرنا ہو گا، اگر میرے مقابلے میں تم نے کسی بھی معاملے میں کسی دوسرے کو ترجیح دی، تو تم گنہگار ہو گی۔

1۔ پوچھنا یہ ہے کہ اس معاملے میں زینب کس کی بات مانے؟ شوہر کی یا والد کی؟

2۔ شوہر اگر باہر کے ملک چلا جاتا ہے، اور وہ بیوی کو اپنے ماں باپ کے ساتھ اپنے گھر چھوڑ جاتا ہے، اور وہیں رہنے کی تاکید کرتا ہے۔ بیوی بھی وہاں رہنے پر راضی ہو اور اسے شوہر کے رشتہ داروں سے ایذاء بھی نہ ہو، عزت و حرمت پر بھی کوئی فتنہ نہ ہو، مگر زینب کے والد کہیں کہ یہ ہمارے گھر ہی رہے گی، تو اس صورت میں بھی بتائیں کہ شوہر کی بات مانی جائے گی یا والد کی؟

نوٹ: سوال میں درج نام فرضی ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

1۔ جو معاملات ازدواجی زندگی سے تعلق رکھتے ہیں، ان معاملات میں عورت پر مطلقاً شوہر کی اطاعت لازم ہے۔ حدیث پاک میں بھی عورت پر سب سے زیادہ حق، شوہر کا فرمایا گیا ہے۔ البتہ ہفتے میں ایک مرتبہ عورت کو اپنے والدین سے ملنے سے شوہر منع نہیں کر سکتا۔ لیکن عورت، رات کہاں پر گزارے گی، اس معاملے میں شوہر کی رائے کو ترجیح دی جائے گی۔ اگر شوہر

اس بات پر راضی نہیں ہے کہ عورت اپنے میکے میں رات گزارے، تو شوہر کی اطاعت کرنا ضروری ہے۔ زینب کے والد کو بھی چاہیے کہ وہ شریعت کی پاسداری کرتے ہوئے بلاوجہ اپنی بیٹی کو شوہر کی اجازت کے بغیر میکے میں ہر گز نہ روکیں۔ والدین کے حقوق اپنی جگہ پر لازم ہیں، مگر یہاں انہیں شوہر کے حقوق کو ترجیح دیتے ہوئے زبردستی اپنا حکم نافذ نہیں کرنا چاہیے، اسی میں ان کی، اور ان کی بیٹی کی بھی بھلائی ہے۔ جب ہر شخص شریعت کی رہنمائی میں ہی حقوق کی ادائیگی کا خیال رکھے گا، تو لڑائی جھگڑے کی نوبت نہیں آئے گی۔

السنن الکبری للنسائی اور مستدرک للحاکم میں ہے:" واللفظ للمستدرک: عن عائشة رضی اللہ تعالی عنها: قالت: قلت یارسول اللہ أی الناس أعظم حقا علی المرأة؟ قال: زوجها۔ قلت: فأی الناس أعظم حقا علی الرجل؟ قال: أمه" ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عورت پر لوگوں میں سے سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟ فرمایا: اس کے شوہر کا۔ میں نے عرض کی: مرد پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟ فرمایا: اس کی ماں کا۔ **(المستدرک للحاکم، جلد4، صفحہ167، مطبوعہ بیروت)**

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن شوہر کے حقوق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:" امور متعلقہ زن وشوی میں مطلقاً اس کی اطاعت کہ ان امور میں اس کی اطاعت والدین پر بھی مقدم ہے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد24، صفحہ371، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاہور)

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:"شوہر کے حقوق، عورت پر بکثرت ہیں اور اس پر وجوب بھی اشد وآکد، ہم اس پر حدیث لکھ چکے کہ عورت پر سب سے بڑا حق شوہر کا ہے، یعنی ماں باپ سے بھی زیادہ، اور مرد پر سب سے بڑا حق ماں کا ہے، یعنی زوجہ کا حق اس سے، بلکہ باپ سے بھی کم۔" **(فتاوی رضویہ، جلد24، صفحہ391، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاہور)**

رات گزارنے میں بھی شوہر کی اطاعت ضروری ہے۔ البحر الرائق میں ہے:" الصحیح أنه لا یمنعها من الخروج الی الوالدین ولا یمنعهما من الدخول علیها فی کل جمعة وفی غیرهما من المحارم فی کل سنة وانما یمنعهم من الکینونة عندها وعلیه الفتوی کما فی الخانیة" ترجمہ: صحیح یہ ہے کہ عورت کو ہر جمعے والدین کی طرف جانے سے منع نہیں کیا جائے گا اور والدین کو بھی عورت کی طرف آنے سے منع نہیں کرے گا۔ والدین کے علاوہ محارم سے سال میں ایک مرتبہ ملنے سے منع نہیں کرے گا۔ عورت کے پاس والدین کو رات گزارنے سے منع کر سکتا ہے۔ اسی پر فتوی ہے، جیسا کہ خانیہ میں ہے۔ **(البحر الرائق، جلد4، صفحہ330، مطبوعہ کوئٹہ)**

بہار شریعت میں ہے: ”عورت کے والدین ہر ہفتہ میں ایک بار اپنی لڑکی کے یہاں آسکتے ہیں، شوہر منع نہیں کر سکتا، ہاں اگر رات میں وہاں رہنا چاہتے ہیں، تو شوہر کو منع کرنے کا اختیار ہے اور والدین کے علاوہ اور محارم سال بھر میں ایک بار آسکتے ہیں۔ یوہیں عورت اپنے والدین کے یہاں ہر ہفتہ میں ایک بار اور دیگر محارم کے یہاں سال میں ایک بار جا سکتی ہے، **مگر رات میں بغیر اجازت شوہر وہاں نہیں رہ سکتی، دن ہی دن میں واپس آئے۔**“

(بہار شریعت، جلد2، حصہ8، صفحہ272، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

2۔ یہ حق بھی شوہر کو ہے کہ وہ جہاں پر اپنی بیوی کو ٹھہرائے وہ وہیں پر رہائش اختیار کرے گی۔ جب تک کوئی شرعی عذر نہ پایا جائے تب تک شوہر اس کو گھر سے نکلنے سے منع کر سکتا ہے۔ اس میں چاہے شوہر سفر پر ہو یا نہ ہو، دونوں صورتوں میں ہی شوہر کو منع کا اختیار ہے۔ اس کی ایک دلیل یہ ہے کہ شوہر پر عورت کا نفقہ اس لیے ہوتا ہے کہ عورت، شوہر کے حق میں ، شوہر کے گھر میں یا اس کی اجازت سے کہیں اور مقیم ہو۔ یہ نفقہ اس وقت بھی واجب ہوتا ہے جب شوہر سفر پر ہو، یا غائب ہو جائے یا قید کر لیا جائے۔ اس سے معلوم ہوا کہ شوہر سفر کی حالت میں ہو، تب بھی عورت، شوہر کے حق میں شوہر کے گھر مقیم ہونے کے سبب اپنا حق احتباس ادا کرنے والی کہلائے گی۔ اسی وجہ سے شوہر کے سفر پر ہونے کے باوجود نفقہ لازم ہو رہا ہے۔ اگر شوہر کی اجازت کے بغیر اس کے گھر سے جائے گی، تو ناشزہ کہلائے گی اور نفقہ بھی ساقط ہو جائے گا، کیونکہ احتباس ختم ہو گیا، اور عورت کو ناشزہ بننے کی اجازت نہیں ہے۔

دوسری دلیل یہ نظیر بھی ہے کہ فقہاء نے ذکر فرمایا ہے کہ عورت اگر اس وقت شوہر کے گھر واپس آئی جب شوہر سفر پر تھا، تب بھی اس کا ناشزہ ہونا ختم ہو جائے گا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نشوز کے ختم ہونے کے لیے شوہر کے مسافر یا مقیم ہونے کا اعتبار نہیں کیا جائے گا، لہٰذا نشوز کے متحقق ہونے کے لیے بھی شوہر کے مسافر یا مقیم ہونے کا اعتبار نہیں ہو گا۔ اعتبار ان امور میں شوہر کی رضامندی اور اطاعت کا ہے۔

نیز سوال میں مذکور ہے کہ شوہر اس بات کا متقاضی ہے کہ عورت اس کی غیر موجودگی میں اس کے گھر میں اس کے والدین کے ساتھ رہے۔ اور اس کی عزت و حرمت پر بھی کوئی فتنہ نہیں، ایسی صورت میں بیوی کے والد کو زبردستی اپنے گھر رکھنے کا اختیار نہیں۔

شوہر جہاں چاہے عورت کو رکھے، اس تعلق سے مجمع الانہر میں ہے: ”یجب (علی الزوج ان یسکنہا) ای الزوجۃ لقولہ تعالی ﴿اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ﴾ (فی بیت) ای فی مکان یصلح مأوی للانسان **حیث**

أحب لکن بین جیران صالحین "ترجمہ: شوہر پر واجب ہے کہ وہ اپنی بیوی کو رہائش دے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے" عورتوں کو وہاں رکھو جہاں خود رہتے ہو، اپنی طاقت بھر" یہ رہائش ایسے مکان میں دے جہاں انسان رہ سکتے ہوں، **رہائش جہاں چاہے دے، مگر نیک پڑوسیوں کے درمیان ہو۔** **(مجمع الانہر، جلد2، صفحہ185، مطبوعہ کوئٹہ)**

شوہر کو اس بات کا اختیار ہے کہ وہ عورت کو بلاوجہ گھر سے باہر جانے سے منع کرے۔ ردالمحتار میں ہے:" لہ منعھا عن کل عمل یؤدی الی تنقیص حقہ أو ضررہ أو الی خروجھا من بیتہ "ترجمہ: شوہر کو ہر اس کام سے منع کرنے کا اختیار ہے جس میں شوہر کے حق میں کمی ہوتی ہو یا شوہر کو نقصان ہوتا ہو، یا عورت کو شوہر کے گھر سے باہر نکلنا پڑتا ہو۔

(ردالمحتار، جلد5، صفحہ331، مطبوعہ کوئٹہ)

بہار شریعت میں ہے:" عورت اگر کوئی ایسا کام کرتی ہے جس سے شوہر کا حق فوت ہوتا ہے یا اُس میں نقصان آتا ہے یا اُس کام کے لیے باہر جانا پڑتا ہے، تو شوہر کو منع کر دینے کا اختیار ہے۔ بلکہ نظر بحالِ زمانہ ایسے کام سے تو منع ہی کرنا چاہیے جس کے لیے باہر جانا پڑے۔" **(بہار شریعت، جلد2، حصہ8، صفحہ272، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)**

نفقہ، حق احتباس ہے یعنی شوہر کی رضامندی جہاں رکھنے کی ہے، وہاں رہنے پر شوہر کی فرماں برداری پوری کرنے کی وجہ سے لازم ہوتا ہے۔ محیط برہانی میں ہے:" أن النفقۃ انما تجب عوضاً عن الاحتباس فی بیت الزوج، فاذا کان الفوات لمعنی من جھۃ الزوج أمکن أن یجعل ذلك الاحتباس باقیاً تقدیراً، أما اذا کان الفوات بمعنی من جھۃ الزوجۃ لا یمکن أن یجعل ذلك الاحتباس باقیاً تقدیراً و بدونہ لا یمکن ایجاب النفقۃ "ترجمہ: بیوی کا نفقہ اس احتباس کی وجہ سے لازم ہوتا ہے، جو وہ شوہر کے گھر میں رکھتی ہے، اگر یہ احتباس کسی ایسی وجہ سے فوت ہو جائے، جو شوہر کی طرف سے ہو، تو اس احتباس کو تقدیراً باقی رکھنا ممکن ہے۔ (لہذا نفقہ بھی لازم رہے گا) اگر یہ احتباس کسی ایسی وجہ سے فوت ہو جائے، جو بیوی کی طرف سے ہو، تو اس احتباس کو تقدیراً باقی نہیں مانا جا سکتا، اور اس احتباس کے بغیر نفقہ بھی لازم نہیں ہو سکتا۔

(محیط برہانی، جلد3، صفحہ522، مطبوعہ بیروت)

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں:" عورت کا نان و نفقہ کہ شوہر کے یہاں پابند رہنے کا بدلہ ہے، اگر ناحق اس کے یہاں سے چلی جائے گی، جب تک واپس نہ آئے گی کچھ نہ پائے گی۔"

(فتاوی رضویہ، جلد24، صفحہ391، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

شوہر کہیں چلا جائے تب بھی نفقہ لازم ہوتا ہے۔ تبیین الحقائق میں ہے:" واذا ھرب الزوج أو حبس بحق أو ظلم

فلها النفقة لعدم المانع من جهتها" ترجمہ: جب شوہر بھاگ جائے یا کسی حق کی وجہ سے یا ظلماً قید کر لیا جائے تب بھی عورت کا نفقہ لازم ہو گا، کیونکہ مانع عورت کی طرف سے نہیں ہے۔ (تبیین الحقائق، جلد3، صفحہ305، مطبوعہ کراچی)

شوہر مسافر ہو تب بھی شوہر کے گھر واپسی پر نشوز ختم ہو جاتا ہے۔ نہر الفائق میں ہے:" ولو عادت الی منزله بعد ما سافر أجابوا بأنها خرجت عن أن تكون ناشزة، كذا في الخلاصة" ترجمہ: اگر شوہر کے سفر پر جانے کے بعد بھی عورت، شوہر کے گھر واپس آگئی، تو فقہاء نے فرمایا کہ اب اس پر ناشزہ کا حکم نہیں لگے گا، اسی طرح خلاصہ میں ہے۔

(نہر الفائق، جلد2، صفحہ508، مطبوعہ کراچی)

بہار شریعت میں ہے:" عورت شوہر کے یہاں سے ناحق چلی گئی، تو نفقہ نہیں پائے گی، جب تک واپس نہ آئے اور اگر اُس وقت واپس آئی کہ شوہر مکان پر نہیں، بلکہ پردیس چلا گیا ہے، جب بھی نفقہ کی مستحق ہے۔"

(بہار شریعت، جلد2، حصہ8، صفحہ262، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

بہار شریعت میں ہے:" لڑکی ثیب ہے، مثلاً: بیوہ ہے اور فتنہ کا اندیشہ نہ ہو، تو اُسے اختیار ہے، ورنہ باپ دادا وغیرہ کے یہاں رہے۔" (بہار شریعت، جلد2، حصہ8، صفحہ256، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

ابو محمد محمد فراز عطاری مدنی

16محرم الحرام1444ھ/15اگست2022ء

الجواب صحیح

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے